ہدایت ذلیرا

Batch 68.

سوال

اسلام کیا ہے اور اس کی نمایاں پہلو/ خصوصیات بیان کریں۔

جواب

اسلام کے لغوی اور اصطلاحی معنی

اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔ اسلام کے اصطلاحی معنی ہے "نبی کریم کے پاس جو خبریں اور احکام لے کر آئے اُن کی تصدیق کرنا اور اُن پر عمل کرنا۔

اسلام اور قرآن مجید

قرآن مجید میں کئی مقامات پر اسلام کا لفظ استعمال ہوا ہے

سورۃ آل عمران میں ارشاد ہیں

ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران - ۱۹)

ترجمہ: بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے

سورۃ النساء ارشاد باری تعالیٰ

ومن احسن دينا ممن اسلم وجهه لله وهو محسن واتبع ملة ابرهيم حنيفا ۗ واتخذ الله ابرهيم خليلا ٥ (النساء ۔ 125)

ترجمہ: باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے؟ جو اپنے کو اللہ کے تابع کردے اور ہو وہ بھی نیکو کار، ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کر رہا ہو اور ابراہیمؑ کو اللہ نے اپنا دوست بنایا ہے۔

اسلام اور احادیث رسولؐ

احادیث میں مختلف حوالوں سے اسلام کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ

ایک آدمی نے نبی کریمؐ سے دریافت کیا کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں"

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ

نبی کریمؐ نے فرمایا " مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اُس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اُس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اُسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔

اسلام کے نمایاں پہلو

۱. اسلام معرفت توحید کا حامل دین

ہر مذہب کی اہم ترین خصوصیت اور سچائی کی دلیل صرف معرفت الہٰی اور مسئلہ توحید ہے۔ اب تو مظاہرہ کے زندقہ بت پرست بھی اپنے دیوتاؤں کو غلط کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے۔ جس نے توحید کو مکمل طور پر بیان کیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

۲۴ **وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون**

(الانبیاء - 25)

ترجمہ: آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اسے یہی وحی کی کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں لہٰذا تم سب میری عبادت کرو۔

بقول اقبال

بیاں میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

۲. اسلام مکمل کتاب کا حامل دین

اسلام مکمل کتاب کا حامل دین ہے۔ وہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں۔ جس کا تعارف اللہ تعالیٰ نے یوں کروایا ہے

ذلك الكتب لاريب فيه (فاتحہ - 2)

ترجمہ: یہ وہ کتاب ہے جس کے کتاب الہٰی ہونے میں کوئی شک

نہیں ۔

اگر قرآن مجید آج نازل ہوتا تب بھی ایک حرف کی تبدیلی کی ضرورت نہ ہوتی کیونکہ قرآن [illegible] پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون (الحجر - ۹)

ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں

۲۔ اسلام اخلاقِ حسنہ کا جامع دین

[illegible] حسنہ کی تعلیم بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"میں بزرگ ترین اخلاق اور نیک اعمال کی تکمیل کے لیے نبی بنایا گیا ہوں۔"

اسلام نے بتایا کہ اچھے اخلاق چار چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ [illegible] کے نتائج میں برداشت ہے، [illegible] صبر کا ذکر قرآن پاک میں تقریباً نوے مقامات پر ہے

عفت سے حیا پیدا ہوتی ہے اور حیا کا اثر ہر اخلاق پر اچھا ہوتا ہے۔ عفت سے جھوٹ، [illegible] بخل کا خاتمہ ہوتا ہے

شجاعت کے نتائج میں اپنی عزت ملحوظ رکھنا، جان و مال سے دوسرے کی امداد کرنا اور اپنے نفس کی باگ عقل کے سپرد کر دینا ہے

حدیث پاک میں ہے

"پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لیتا ہے۔"

عدل کے نتائج میں بخل اور اسراف کو چھوڑ کر درمیانی راستہ کو اختیار کرنا

۴- اسلام مکمل ضابطہ حیات

اسلام کی سب سے نمایاں اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ زندگی کا نہایت منظم ضابطہ ہے۔ حیات انسانی کا کوئی گوشہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا قانونی اسلام کی ہدایات سے محروم نہیں رہا۔ اکثر یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ مذہب انسان کا شخصی اور انفرادی معاملہ ہے۔ دوسرے مذاہب کے بارے میں تو یہ بات صحیح ہو سکتی ہے لیکن اسلام ان معنوں میں مذہب نہیں۔ قرآن پاک میں اس کے لیے دین کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے جس کے معنی مکمل ضابطہ حیات کے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے

ترجمہ: اے اہل ایمان! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ (البقرہ - 208)

اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کا ہر رخ خدا کی مرضی کے مطابق متعین ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی کے ہر دائرے میں اپنے سارے اعمال میں اور لین دین معاملات و تعلقات میں خدا کی ہدایت کی پیروی کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی خلاف ورزی کو شیطان کی پیروی قرار دیا گیا ہے۔

۵- انفرادیت یا اجتماعیت

اسلام کی ایک اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ انفرادیت اور اجتماعیت کے درمیان توازن قائم رکھتا ہے۔ وہ ہر انسان کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اس خیال کی شدت سے مخالفت کرتا ہے

کہ افراد کی حیثیت ریاست میں گم ہو جانی چاہیے
قرآن پاک میں ارشاد ہے

ترجمہ: اور جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی تو وہ اسے اپنی نگاہوں کے سامنے پائے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی تو وہ اسے بھی دیکھے گا۔ (سورۃ الزلزال ۸ - ۷)

لیکن اس کے ساتھ اسلام افراد میں اجتماعی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ افراد کو ریاست اور سماج کی شکل میں منظم کرتا ہے اور ان کو حکم دیتا ہے کہ وہ معاشرے کی بھلائی کے لیے کام کریں۔ معاشرے سے الگ تھلگ رہنے کو اسلام نے پسند نہیں کیا۔ نماز کے لیے حکم دیا گیا ہے کہ با جماعت ہو۔ مالداروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کریں۔ قرآن پاک میں مسلمانوں کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کی دولت میں فقراء اور مساکین کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں پر فریضہ جہاد بھی عائد کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ضرورت پڑنے پر افراد سے اسلام اور اسلامی ریاست کے تحفظ کے لیے جان کی قربانی بھی طلب کی جا سکتی ہے

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے ہر ایک خبر دار ہے کی محافظ ہے اور ہر ایک سے اس کے گلے کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی"

مختصر اسلام نہ تو فرد کو نظر انداز کرتا ہے اور نہ سماج کو وہ ان دونوں میں توازن قائم کر کے ہر ایک کو اس کا حق دلواتا ہے

۶- اسلام ایک عملی دین

اسلام ایک عملی مذہب ہے جو [illegible] اور روحانی دونوں طرح کی کامیابیوں کا ضامن ہے۔ دعائے رسول ﷺ ہے۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور مقبول عمل طلب کرتا ہوں۔

بعض لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ اسلام نے توکل کی تعلیم دی یہ سمجھ لیا کہ اسلام عمل کے منافی ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے

وان لیس للانسان الا ما سعٰی ○ وان سعیہ سوف یری ○ (النجم ، 40-39)

ترجمہ: انسان کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے کوشش کی اور بے شک وہ اپنی کوشش ضرور دیکھے گا۔

سورۃ انعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے
ترجمہ: اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کے سب درجے ملیں گے اور آپ کا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے

ان آیات سے واضح ہے کہ اسلام نے اقوام عالم کی علم اور عمل دونوں کی طرف نہ صرف متوجہ کیا بلکہ عملاً ایسا کر کے بھی دکھایا

۷۔ اسلام مساوات کا حامل دین

اسلام کی خصوصیت ہے کہ یہ مساوات کا دین ہے۔ مساوات کے معنی یہ نہیں کہ ایک جاہل بمقابلہ عالم کے اور ایک غدار بمقابلہ ایک وفادار کے یکساں حقیقت رکھتے ہیں۔ ایسا کرنا تو حقوق انسانیت اور حقوق اخلاق کو تباہ کر دینا ہے۔ مساوات کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کو شرعاً وقانوناً وہ تمام حقوق حاصل ہوں۔ جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی دین کے اندر حاصل شدہ ہیں۔

وحدت اسلامی کے اندر داخل ہونے والے ہر شخص کو خواہ وہ جس ملک و قوم کا باشندہ ہو جملہ حقوق میں بالکل مساوی اور برابر کا سمجھا جاتا ہے۔

ثبوت مساوات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سفر شام کا واقعہ مشہور
ہے کہ اونٹ پر غلام اور خلیفہ وقفے وقفے سے سوار ہوتے تھے کیونکہ پچھلی نشست
پر اُن کا سامان سفر تھا۔ جس وقت آخری منزل پر داخلہ کا وقت تھا اور غلام
[illegible] خلیفہ کے خیر مقدم کے لیے کھڑی تھی اور بیت المقدس کے عوام
کے لوگ بھی خلیفہ کو دیکھنے کے لیے جمع ہو گئے۔ اُن میں سے غیر مسلم نے ایک
مسلمان سے سوال کیا "کیا آپ کے خلیفہ یہی ہے جو اس اونٹ پر سوار ہے"۔ مسلمان
نے جواب دیا، نہیں ہمارے خلیفہ تو وہ ہے جو اس اونٹ کی مہار پکڑے پیدل
آ رہے ہیں۔ سوار تو ان کا غلام ہے

بتول اقبال

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

۸۔ اسلام اشاعت علم کا حامل دین

اسلام علم کو ایک روشن چراغ قرار دیتا ہے
جو اس کی نشانیوں اور اس کے پیغام کی صداقت کی طرف رہنمائی
کرتا ہے اس لیے یہ جہالت کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام علم کے تقدس کو
ظاہری عبادت کے تقدس سے زیادہ اہم سمجھتا ہے کیونکہ اس کی نگاہ میں
علم بجائے خود عبادت ہے جس سے حق واضح ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد
پر ایمان قائم ہوتا ہے۔

جس زمانے میں اسلام کا آغاز ہوا اُس وقت تمام دُنیا علم کی
فضیلت کے راز سے بالکل ناآشنا تھی۔ عرب تو پڑھنے لکھنے سے بھی عاری تھے
انہیں اپنی اس حالت پر ناز تھا۔ پادری بھی صرف بائبل کے حروف سیکھ
لینے تک محدود تھے۔ پھر اسلام نے علم کو اپنی [illegible] سرپرستی میں لیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اللہ درجات بلند فرماتا ہے ان کے جو تم میں سے ایمان والے ہیں اور ان کے جن کو علم ملا ہے۔ (المجادلہ: ۱۱)

یہاں بھی بلندی درجات میں علم کو ایمان کے ساتھ ساتھ بیان فرمایا ہے۔

سورۃ العلق میں ارشاد ہے

اقرا باسم ربک الذی خلق ۵ خلق الانسان من علق ۵

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

۹. اسلام قومیت سے بالاتر دین

دنیا میں ہمیشہ جو چیزیں تمام مذاہب اور جملہ ممالک پر حکمران رہی ہیں کہ اور ان کے دائرہ حکومت سے نکلنے کی کسی کو جرات نہیں۔ نسل، زبان اور رنگ۔ اسلام نے ان تینوں امتیازات کو مٹایا، کمزور اور طاقتور کو ہموار سطح پر کھڑا کیا۔ نسلی امتیاز کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی۔ پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے چلائی۔

(سورۃ سجدہ ۔ 8-7)

اسی طرح خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا۔

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔"

اس طرح سورۃ الحجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم (13)

ترجمہ: سب انسانوں میں عزت والا وہ ہے جو اللہ کی تعلیم میں سب سے بڑھا ہوا ہے

بقول اقبال

ملے گا منزل مقصود کا اسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہو چیتے کی آنکھ جس کا چراغ

مندرجہ بالا نمایاں پہلوؤں سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے سوا انسانیت کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ اسلام کو اختیار کر کے دنیا حقیقی طور پر امن اور سلامتی کے ساتھ وہ سلوک ہے۔ [illegible] اللہ کی طرف سے [illegible] ۲۰ ہے۔ جو علاقائی نہیں بلکہ عالمگیر ہے۔ اور یہ سب درج بالا نمایاں پہلوؤں سے واضح ہیں